بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

انّ الفضل یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

ربوہ

قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ ۲۳ رمضان ۱۴۰۰ھ ۶ ظہور ۱۳۵۹ ہش ۶ اگست ۱۹۸۰ء نمبر ۱۸۰

بعض ابتلاء اس لئے آتے ہیں کہ انسان رتبہ بلند حاصل کرے

سب سے بڑھ کر مصائب انبیاء پر آتے ہیں ـــــ گھبرانا نہیں چاہیئے

"ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ بعض فتوحات کا مدار ابتلاؤں پر ہوتا ہے۔ کسی کی گریہ وزاری بعض دفعہ راہ کھول دیتی ہے۔ مثنوی میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ کے پاس ایک دفعہ کھانے کو نہ تھا۔ وہ بزرگ اور اس کے ساتھی سب بھوکے تھے۔ اتنے میں ایک لڑکا حلوہ بیچتا ہوا وہاں سے آ گزرا۔ اس بزرگ نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ اس سے حلوہ چھین لو۔ چنانچہ آدمیوں نے ایسا کیا اور وہ حلوہ بزرگ نے اور اس کے ساتھیوں نے کھا لیا۔ وہ لڑکا بہت رویا اور چلایا۔ آدمیوں نے سوال کیا کہ اس میں کیا حکمت تھی کہ بچہ کا حلوہ چھین لیا فرمایا کہ ابھی اس بچہ کی پونجی تھی۔ وہ بہت درد کے ساتھ رویا ہے اور اس کا رونا موجب کشائش اور فتوح کا ہوا ہے جو ہماری دعائیں نہیں ہو سکتی تھیں۔ چنانچہ اس بچہ کو اس کے حق سے بہت زیادہ دیکر راضی کیا گیا۔ اسی طرح بعض ابتلاء صرف اس واسطے آتے ہیں کہ انسان اس رتبہ کو جلد حاصل کرے جو اس کے واسطے مقدر ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۶۴)

"مصائب دنیا میں آکر آخرت میں موجب مدارج ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ ثواب ملتا دیکھ کر بعض لوگ کہیں گے کہ کاش ہمارے وجود بھی قینچیوں سے کاٹے جاتے اور ہم بھی یہ معاوضے حاصل کرتے۔ سب سے بڑھ کر مصائب انبیاء پر آتے ہیں۔ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لو۔ زندگی میں کیا کیا تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ غرضیکہ گھبرانا نہیں چاہیئے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۷۲)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۵ ظہور اگست۔ گوشن برگ (سویڈن) سے آمدہ پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا اقس احمد صاحب کی ۲ اگست کی کیبل گرام بنام امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ذریعہ اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام اپنی نیم شبی دعاؤں میں صحت و تندرستی اور خیر و عافیت کے لئے دعاؤں میں شدت پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق خدا دورۂ یورپ کے دوران اپنے خاص فضلوں اور عنایات کا موسلا دھار بارش کی طرح نزول فرمائے۔ سعید روحوں کو قبول حق کی توفیق دے۔ اور دہریت اور شرک کی تاریکی دور ہو کر سچائی اور حق کا نور غالب کرے۔ آمین

۔۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت قدرے بہتر ہے۔ احباب کرام توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت بیگم صاحبہ کو صحت کامل عطا کرے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین

۔۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب رقم فرماتے ہیں:۔

"بیگم میجر بشیر احمد صاحب پراچہ مرحوم سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا اطلاع دیتی ہیں کہ میرے بیٹے منور احمد جو کہ ملتان نشتر میڈیکل کالج فورتھ ایئر کا طالب علم ہے کو ایک رکشا ڈرائیور نے ایک آہنی اوزار مار کر بچے کی آنکھ کو شدید زخمی کر دیا۔ جس کی وجہ سے اب آنکھ سے کچھ نظر نہیں آتا۔ لہٰذا بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے پُر زور درخواست ہے کہ رمضان کے مبارک مہینہ میں خصوصی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بچہ

(باقی دیکھیں صفحہ ۴)

مبشرین کے لئے تحریک دعا

رمضان کا مبارک آخری عشرہ شروع ہے۔ دعاؤں کے ایام ہیں۔ احباب ان دنوں میں دعاؤں میں مصروف ہوں گے۔ یہ چند سطریں میں اس لئے لکھ رہا ہوں کہ جہاں آپ اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے دعائیں کریں۔ وہاں ان مبلغین کے لئے بھی دعا فرمائیں جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اندرون اور بیرون ملک جدوجہد میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زبانوں اور کاموں میں برکت دے۔ ان کے اہل و عیال کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ وہ صحت و عافیت سے رہیں اور مبلغین کو کام کرنے کی توفیق ملے۔ جس سے اسلام کی سربلندی اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا الٰہی دین دنیا میں جلد جلد پھیل جائے۔ اور اسلام کا بول بالا ہو اور امن و سلامتی کا دور دورہ ہو۔

اسی طرح ان کارکنان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جو مرکز میں سلسلے کی خدمت کے لئے مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے اور انہیں صحت و عافیت عطا کرے تاکہ وہ محنت و لگن کے ساتھ خدمت دین کرتے رہیں۔

قائمقام وکیل التبشیر ربوہ

امتحان دینے والے جملہ احمدی طلباء و طالبات کے لئے

نہایت اہم تاکیدی ارشاد

۷ مارچ ۱۹۸۰ء کو ارشاد فرمایا:۔

"پہلی بات جو میں چاہتا ہوں کہ آپ کریں مجھے خوشی پہنچانے کے لئے وہ یہ ہے کہ ہر احمدی بچہ (یا احمدی بچی) جو پہلی کلاس سے لے کر پی ایچ ڈی تک کسی بھی کلاس یا درجہ کا) امتحان دے وہ نتیجہ نکلنے پر (خواہ پاس ہو یا فیل) خط لکھے۔"

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سعید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۳ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ

۶ ظہور ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانٹوں کی راہ

دنیا بھر کے لوگوں کے لئے انبیاء کی جماعتوں کا اسوہ مشعلِ راہ قرار پایا ہے۔ یہ جماعتیں ہمیشہ مظلوم اور مقہور رہیں۔ جس کا دل چاہا ان پر زبان طعن دراز کی۔ جس کے ہاتھ میں کھلی ہوئی دہی مارنے کو اُٹھا جس کے ہاتھ میں پتھر آیا اُس نے کھینچ مارا۔ جس بندر کے ہاتھ میں اُسترا آیا اس نے ان جماعتوں کی شہ رگ کاٹنے کی کوشش کی اگرچہ یہ ہمیشہ ہی ہوتا رہا کہ انبیاء کی جماعتوں کا بال بیکا ہونے کی بجائے اس کی اپنی ناک کٹ گئی۔

انبیاء کی جماعتوں کے جس اسوہ کا ذکر کیا جا رہا ہے اس میں نمایاں ترین اور واضح ترین خلق جس پر یہ جماعتیں کاربند رہیں اور جو کہ بالآخر ان کی کامیابی اور فتح و ظفر کا جلی عنوان قرار پایا وہ قرآن کریم میں یوں بیان ہوا ہے کہ

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ (البقرہ: ۴۶)

ترجمہ:۔ اور صبر اور دُعا کے ذریعہ سے (اللہ سے) مدد مانگو اور بیشک فروتنی اختیار کرنے والوں کے سوا (دوسروں کے لئے) یہ (امر) مشکل ہے۔

یعنی یہ بھی بتا دیا کہ اللہ کی مدد انبیاء کی جماعتوں کو صبر اور دُعا کے ذریعہ ہی سے ملتی تھی اور صبر کرنا کتنا مشکل مرحلہ ہے اور کتنا کٹھن کام ہے اسکی طرف بھی اشارہ فرما دیا کہ یہ کام اعلیٰ تو ضرور ہے مگر مشکل بھی ہے اور اس کے لئے عاجزی، فروتنی، غریبی اور بیکسی و بے چارگی کا انداز اختیار کرنا پڑتا ہے یہی وہ عظیم و جلیل اسوہ ہے جس پر عمل کر کے نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ اور سب سے آخر میں اور سب سے اعلیٰ طور پر نبی کامل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک، مقدس اور بابرکت جماعت نے کفار مکہ پر فتح حاصل کی۔ اور خود کو عقل کُل سمجھنے والوں کے دماغ پھیر کر رکھ دیئے اور تکبر اور غرور کے ذریعے انبیاء کی جماعتوں کو دُکھ پہنچانے والوں کو ناکوں چنے چبوا دیئے۔

لیکن یہی کلید کامیابی ہے۔ ارشاد باری تعالےٰ ہے:۔

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ

(اے رسول!) تو ان صبر کرنے والوں کو خوش خبری سُنا دے۔

کامیابی اور فتح کی خوش خبری۔ مشکلات ختم ہونے کی نوید اور اچھی سے اچھی خبریں حاصل کرنے کی خبر۔

صبر کا یہ خلق کانٹوں پر چلنے کے برابر ہے۔ پتھروں کو سینے سے لگانا ہے انگارے چبانا ہے۔

مگر کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے۔ انبیاء کی جماعتوں کا یہی طریق ہے اور کامیابی کی دیوی نے ہمیشہ ہی صابروں کے پاؤں چومے ہیں۔ وبا اللہ التوفیق ؟

تری خاص پیاری اداؤں کے دن ہیں

آخری عشرۂ رمضان

دعائیں کریں یہ دعاؤں کے دن ہیں — خُدا کے حضور التجاؤں کے دن ہیں
شیاطین ہیں پابہ زنجیر سارے — درِ حق پہ پیہم صداؤں کے دن ہیں
نہیں اب یہ بستر پہ سونے کی گھڑیاں — اُٹھیں! دھیمی دھیمی ندائوں کے دن ہیں
خُدا اور انسان کے درمیاں یہ — وفاؤں، رضاؤں، جزاؤں کے دن ہیں
ہیں یَدْعُوْنَ.... خَوْفًا وَّطَمَعًا کی راتیں — ہمہ وقت حمد اور ثناؤں کے دن ہیں
ملی روزے رکھنے کی توفیق جن کو — یہ اُن باصفا بے ریاؤں کے دن ہیں
جو ہے خاتم الانبیاء اُس نبیؐ کے — غلاموں، شہوں اور گداؤں کے دن ہیں
ہیں لمحے یہ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ کے اب[1]
یہ دن کبریا کی رضاؤں کے دن ہیں

کہاں بے وفا پاسکیں بازیابی — کہ لاریب یہ باوفاؤں کے دن ہیں
الٰہی ہو مجھ پر بھی چشمِ عنایت — تری بخششوں اور عطاؤں کے دن ہیں
ہے موسم تری رحمتوں برکتوں کا — ترے فضل کی انتہاؤں کے دن ہیں
تری لَیْلَةُ الْقَدْرِ کا ہے یہ عشرہ — تری خاص پیاری اداؤں کے دن ہیں
شفا و رضا اپنی ہم کو عطا کر — یہ تیری عطا اور وفاؤں کے دن ہیں
دیا لُو ہے تو ہم ہیں محتاج تیرے
تری دین کے اور جزاؤں کے دن ہیں

احباب کی خاص دعاؤں کا محتاج محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ افریقہ

ربوہ

یہ معمورہ محبت کا امیں ہے — یہاں کی خاک میں نفرت نہیں ہے
دلوں میں درد، ہونٹوں پر دُعائیں — یہ صُلح و آشتی کی سرزمیں ہے
یہاں بادِ صبا کی نرمیاں ہیں — یہاں ذرّوں میں ہے پھولوں کی خوشبو
محبت نے سب انسانوں کی جانب — خلوصِ دل سے پھیلائے ہیں بازو
یہاں آباد ہیں سادہ گھروندے — یہاں مردانِ حق کا ہے بسیرا
یہاں تسبیح سے روشن ہیں راتیں — یہاں سجدوں سے رنگیں ہے سویرا
یہ خدّامِ محمدؐ کی ہے بستی — بہر سُو ہیں غلامانِ محمدؐ
دلوں میں عظمت ختمِ نبوّت — لبوں پر نغمۂ شانِ محمدؐ
یہاں قرآں غلافوں میں نہیں بند — یہاں اِس نور سے روشن فضا ہے
یہاں اِس نور سے منزل بہ منزل — منوّر زندگی کا راستہ ہے
صلائے عام ہے اہلِ جہاں کو — یہاں آئیں ہزاروں بار آئیں
یہاں کے منبر و محراب دیکھیں — غمِ عشقِ محمدؐ لے کے جائیں

(سعید احمد اعجاز)

[1]:۔ بخاری شریف میں ہے کہ آخری عشرہ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ یعنی آگ سے آزادی کے حصول کا عشرہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مشن سپین کی سرگرمیاں

دو روزہ کانفرنس۔ ریڈیو پر انٹرویو

سرکردہ افراد سے ملاقاتیں و پیغام حق۔ مشن ہاؤس میں لوگوں کی آمد

وسیع پیمانہ پر تقسیم لٹریچر

(مکرم عبدالستار خاں صاحب مبلغ مقیم قرطبہ سپین)

سپین کا ملک اسلام کا کھویا ہوا ورثہ ہے۔ جہاں گلستان اسلام پر سات آٹھ سو سال بہار رہی۔ اور تاریخ اسلام کو سنہری باب مہیا کیا۔ اس لئے ہر سچے اور حقیقی مسلمان کو اس خطۂ زمین سے دلی لگاؤ ہے۔ اور اس کے قلب و روح سے یہ دعا نکلتی ہے کہ ایک بار اسلام کا جھنڈا پوری شان و شوکت سے یہاں لہرانے لگ جائے اور اہل اندلس اسلامی تعلیمات کے حسن سے آگاہ ہو کر ہمارے روحانی بھائی بن جائیں۔

.....

سپین کے متعلق جو جذبات تھے ان کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا گیا:

"کیا سپین میں سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اسے بھول گئے ہیں؟ ہم یقیناً اسے نہیں بھولے۔ ہم یقیناً ایک دفعہ پھر سپین کو لیں گے۔ ..... ہماری تلواریں جس مقام پر جا کر کند ہو گئیں۔ وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہو گا۔ اور اسلام کے خوبصورت اصول پیش کر کے ہم اپنے ..... بھائیوں کو خود اپنا جزو بنا لیں گے۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۲ صفحہ ۲۶)

چنانچہ اہل سپین کو پیغام حق پہنچانے کی خاطر آپ نے ۱۹۴۶ء میں مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کو مبلغ سپین کی حیثیت سے یہاں بھیجا۔ اور آپ مسلسل اس مقدس تبلیغی جہاد کو بفضل اللہ تعالیٰ پوری ہمت اور مستعدی سے بجا لا رہے ہیں۔

۱۹۵۴ء میں جب آپ کی شادی ہوئی تو اپنی اہلیہ محترمہ رفیعہ شمیم بشریٰ صاحبہ کے ساتھ سپین روانہ ہوئے تو آپ نے اپنے دست مبارک سے مندرجہ ذیل قیمتی نصائح ان کی اہلیہ محترمہ کو لکھ کر دیں۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر

تم اس ملک جا رہی ہو۔ جس پر مسلمانوں نے پہلی صدی میں قبضہ کیا اور سات سو سال تک وہاں قابض رہے۔ اس ملک کا مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا ایک بڑے دکھ کی بات ہے۔ مگر ملک تو نکلتے ہی رہتے ہیں۔ وہاں سے اسلام کا نکل جانا اصل صدمہ ہے۔ اور ایسا صدمہ جسے کسی مسلمان کو بھلانا نہیں چاہیئے .....

تم خوش قسمتی سے وہاں جا رہی ہو۔ اپنے فرض کو یاد رکھو اور اپنے خاوند کو یاد دلاتی رہو۔ تمہارا جانا تمہارے خاوند کو تبلیغ میں سست نہ کر دے۔ مگر آگے سے بھی چست بنائے۔ صحابیات جب جنگوں میں جاتی تھیں تو اپنے خاوندوں کو خیموں میں نہیں گھسیٹتی تھیں۔ بلکہ خیموں سے باہر نکالتی تھیں۔ اس وجہ سے ان کا نام عزت سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور قیامت تک یاد کیا جائے گا۔

مل بیٹھنے کا وقت مرنے کے بعد بہت لمبا ملنے والا ہے ..... ان کام کے دنوں کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانا چاہیئے۔ آمین۔

(دستخط) مرزا محمود احمد
2-3-54

مندرجہ بالا اقتباس سے ظاہر ہے کہ آپ کو سپین سے اسلام کے نکل جانے کا شدید دکھ اور صدمہ تھا اور آپ کی دلی تمنا اور کوشش تھی کہ اسلام اس ملک میں جلد دوبارہ غالب آ جائے اسی طرح حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے سپین کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار فرماتے ہوئے تحریر فرمایا:

"سپین کا ملک جہاں آپ اپنے شوہر عزیزم مکرم الٰہی صاحب ظفر کے ساتھ جا رہی ہو۔ اسلام کا کھویا ہوا ورثہ ہے جہاں اسلام کے پودے نے سات آٹھ سو سال اپنے برگ و بار کی شاندار بہار دکھائی ہے۔ مگر اب اس پر خزاں کا دور دورہ ہے آپ اسے اپنی درمندانہ کوششوں اور دعاؤں کے ساتھ پھر پھولوں اور پھلوں سے شاداب اور آراستہ کریں اور ثابت کر دیں کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی عالمگیر اور ہمہ گیر بہار کا پیغام لے کر آئی ہے۔ سپین کا دوبارہ اسلام سے مشرف ہونا اسلام کا وہ روحانی انتقام ہو گا جس کے لئے اندلسی بزرگوں کی روحیں پکار رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اور آپ کے صرتاج کے ساتھ ہو اور دین و دنیا میں ترقی عطا فرماوے۔

فقط
خاکسار
مرزا بشیر احمد ربوہ
2-3-54

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور نصرت سے سپین مشن کے ذریعہ کئی سعید فطرت سپینش روحوں کو حق قبول کرنے کی توفیق حاصل ہوئی۔ جن میں سے ہمارے ایک بھائی مکرم عبدالرحمٰن صاحب کلمنتے ہیں جنہیں ۱۹۷۶ء کے جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ اسی طرح قرطبہ کے رہنے والے ایک

محفل سوال و جواب

ادارہ الفضل سلسلہ عالیہ احمدیہ کے علماء کرام کے تعاون سے ایک ہفتہ وار "محفل سوال و جواب" کا سلسلہ شروع کر رہا ہے اس میں احباب جماعت و دیگر بھائیوں، بہنوں کے سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے سوالات جلد از جلد بھجوائیں۔

احباب خیال رکھیں کہ یہ سوالات سیاسی نہ ہوں۔

اس سلسلے کا مقصد تنوع اور دلچسپی پیدا کرنا ہے۔ لہٰذا حتی المقدور ایسے سوالات سے گریز کیا جائے۔ جن کا جواب پہلے ہی سلسلہ کے لٹریچر میں ضخیم کتب یا مضامین کی صورت میں موجود ہے۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریٹائرڈ فوجی افسر مکرم عبدالکریم صاحب بانٹتا ہیں۔ واللہ تعالیٰ انہیں ایمان و استقامت عطا فرماتا چلا جائے آمین۔

ہمارے موجودہ امام نے سپین کا ذکر کرتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا

"مسلمان سپین میں تلوار کے ذریعہ داخل ہوئے اس کا جو حشر ہوا وہ ظاہر ہے اب ہم وہاں قرآن لے کر داخل ہوئے ہیں اور قرآن کی فتوحات کو کوئی طاقت زائل نہیں کر سکتی۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۱۲ صفحہ ۷)

قرآن کے حسن اور اس کی تعلیمات کی خوبصورتی اور دلکشی سے اہلِ سپین کو آگاہ کرنے کے لئے ابلاغ کی ہر راہ اختیار کی جاتی ہے جس کی کسی قدر مختصر تفصیل پیش کی جا رہی ہے۔

دو روزہ کانفرنس

مورخہ ۲۰، ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء کو قرطبہ شہر کے پبلک کانفرنس ہال میں "بنیادی تعلیمات" کے موضوع پر مشن کی طرف سے دو روزہ ایک کانفرنس کا انتظام کیا گیا۔ کانفرنس کے پروگرام پر مشتمل بڑے سائز کے اشتہارات شہر کی نمایاں جگہوں پر چسپاں کئے گئے۔ یونیورسٹی کے پروفیسران کو دعوت نامے ارسال کئے گئے اور دو ہزار کی تعداد میں چھوٹے سائز کے اشتہارات بھی چھپوا کر دستی لوگوں میں تقسیم کئے گئے۔ کانفرنس کے انعقاد کا اعلان اخبار "قرطبہ" اور ریڈیو قرطبہ پر بھی ہوا۔

پروگرام کے مطابق کانفرنس کا آغاز خاکسار کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کردہ آیات قرآنیہ کے ترجمہ کے بعد محترم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر امیر و مبلغ انچارج سپین مشن نے "بنیادی تعلیمات" پر سوا گھنٹہ تک خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں پانچ ارکانِ اسلام کی حکمت بیان کرنے کے ساتھ شراب اور حرمتِ خنزیر کی فلاسفی بھی بیان فرمائی نیز آیات قرآنیہ کی روشنی میں بتایا کہ

(۱) اسلام ایک واحد و یگانہ خدا پر سچا و حقیقی ایمان لانے کا حکم دیتا ہے۔

(۲) فرشتوں پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے مختلف زمانوں میں دنیا کی ہر قوم میں جو انبیاء بھیجے ان پر صدق دل سے ایمان لانا ضروری ہے۔

(۴) اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتب پر ایمان لانا ضروری ہے۔

(۵) یوم آخرت پر ایمان لانا ضروری ہے

نیز فرمایا کہ اسلام کوئی نیا دین نہیں ہے بلکہ یہ تو وہی دین اور مذہب ہے جو گذشتہ انبیاء علیہم السلام لے کر آئے تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"تم کہو کہ اللہ پر اور جو کچھ ہماری طرف اتارا گیا ہے اور جو کچھ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور (اس کی) اولاد پر اتارا گیا تھا اور جو کچھ موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا تھا اور (اسی طرح) جو کچھ (باقی) انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا تھا (اس تمام وحی پر) ایمان رکھتے ہیں ہم ان میں سے ایک (نبی) اور دوسرے نبی کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔"

(البقرۃ صفحہ ۱۳۷)

تعلیمات کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ انسان خدا کی محبت اور اطاعت میں اپنی زندگی گذارے اور خدائی صفات کا رنگ اختیار کرے۔

لیکچر کے بعد سوال و جواب کا پروگرام تھا۔ کئی افراد نے سوالات کئے۔ ایک سوال یہ تھا کہ اسلامی جنگوں کی حقیقت کیا ہے؟

اس کے جواب میں مکرم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا کہ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے۔ الٰہی ارشاد ہے۔ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنی دین میں کوئی جبر نہیں۔ اسلام صرف دفاعی جنگ کی اجازت دیتا ہے جس پر تاریخ شاہد ہے کہ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر کفار مکہ نے انتہائی مظالم کئے یہاں تک کہ آپ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے مگر کفار مکہ نے وہاں بھی آپ کا پیچھا کیا اور مدینہ پر چڑھائی کر دی۔ ان حالات میں مظلوم مسلمانوں کو اپنے دفاع کی خاطر جنگ کی اجازت دی گئی۔

ایک سوال یہ کیا گیا کہ اگر خدا تعالیٰ علیم ہے تو پھر انسان گناہ کیوں کرتا ہے؟ اس کا یہ جواب دیا گیا کہ یقیناً خدا علیم و خبیر ہے مگر اس نے انسان کو بدی اور نیکی کے دونوں راستے دکھا دیئے اور ساتھ ہی اختیار دیا کہ انسان ان میں سے کوئی راستہ بھی اختیار کر سکتا ہے لیکن اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ رہنمائی بھی فرمائی کہ نیکی کا راستہ اختیار کر کے انسان اپنی پیدائش کی غرض پوری کرتے ہوئے اپنے خالق کی رضا حاصل کر سکتا ہے اور بدی کا راستہ اختیار کرنے سے پیدائش انسانی کی غرض یعنی اپنے رب کریم کو پہچاننا اور اس کی اطاعت کرنا پوری نہیں ہو سکتی لیکن خداوند تعالیٰ کا علیم و خبیر ہونا نیکی و بدی کے راستہ میں روک نہیں ہے۔

دوسرے روز کانفرنس کی کاروائی کا آغاز قرطبہ کی ریاست کے ڈائریکٹر جناب RAFAEL CASTESON کے خطاب سے ہوا۔ موصوف نے مسلمانوں کے سنہری دورِ حکومت کی یاد تازہ کرتے ہوئے بتایا کہ یہ شہر (قرطبہ) مسلم بادشاہوں کا خوبصورت اور عظیم دارالخلافہ تھا۔ جو ہر قسم کے علوم و فنون کا مرکز تھا۔ بڑے بڑے سائنسدانوں، قانون دانوں، تاریخ نویسوں، فلاسفروں اور عظیم حکماء اور ادباء کو قرطبہ شہر نے جنم دیا۔ اہلِ علم لوگوں کی شاہی درباروں میں بڑی قدر و منزلت ہوتی تھی۔ مسلمانوں کے اس شاندار دورِ حکومت کی متعدد تاریخی یادگاریں قرطبہ اور اندلس کے دیگر شہروں میں اب بھی موجود ہیں۔ جن میں قرطبہ کی عظیم جامع مسجد اور غرناطہ کا خوبصورت محل شامل ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ اسلامی دورِ حکومت میں عیسائیوں، یہودیوں اور دیگر مذاہب والوں کو مذہبی عبادات و رسوم بجا لانے کی مکمل آزادی حاصل تھی۔ شاہانِ قرطبہ عیسائیوں، یہودیوں اور مسلمانوں تینوں اقوام کے عادل بادشاہ تسلیم کئے جاتے تھے۔ یہود اس زمانہ میں قرطبہ کی عظیم شاہی جامع مسجد کے بالکل قریب ایک محلہ میں مکمل مذہبی آزادی سے رہتے تھے جہاں ان کا معبد تھا اور آج بھی یہ معبد موجود ہے اور اسی محلہ کو اب بھی یہود کا محلہ کہا جاتا ہے۔

قرطبہ شہر کی متعدد گلیوں کے نام اب بھی مسلمان بادشاہوں کے نام پر ہیں مثلاً بعض گلیوں کے نام یہ ہیں المنصور، عبدالرحمٰن ثالث ابن حکم الحکم ثانی، وغیرہ اسی طرح مسلمانوں کے تہذیب و تمدن کا اثر بھی اہلِ اندلس میں اب بھی پایا جاتا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ قرطبہ شہر میں متعدد مساجد تھیں جن کے میناروں سے پانچ بار اللہ اکبر، اللہ اکبر کی صدا بلند ہوتی تھی۔

مکرم ڈائریکٹر صاحب نے اپنے خطاب میں اذان کا ذکر کیا تو آپ کے بعد محترم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر نے بھی اپنے پُر جوش لیکچر کو اذان کے بابرکت کلمات کو سریلی آواز میں دہراتے ہوئے فرمایا کہ اسلام ایک وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ خدا کو تمام صفات حسنہ سے متصف خالق، مالک اور حیّ و قیوم خدا کو پیش کرتا ہے اور اسلامی مساجد سے روزانہ پانچ وقت اللہ اکبر، اللہ اکبر کے مبارک کلمات بآواز بلند اس لئے دہرائے جاتے ہیں کہ انسان ایک لمحہ بھی اپنے رب کریم سے غافل نہ ہو۔ اور اس کی محبت و اطاعت میں اپنی زندگی گذارے کیونکہ انسانی پیدائش کا مقصد اپنے خالق کو پہچاننا اور اس کی عبادت کرنا ہے اور اسی مقصد کی تکمیل کی خاطر اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں ہر قوم میں اپنے انبیاء بھیجے۔

یہ اسلام کا تمام مذاہب پر عظیم احسان ہے کہ ان کے بانیوں کو سچا اور خدا کا فرستادہ تسلیم کرتا اور ان پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موت سے کس کو رستگاری ہے

مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۲۴ دارالرحمت شرقی ربوہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝

موت و حیات اس لئے پیدا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آزمائے کہ اعمال کے لحاظ سے تم میں سے کون اچھا اور نمایاں ہے۔

عام طور پر موت کو اچھا نہیں سمجھا جاتا اور ہر ایک انسان کو موت کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ وہ لوگ جو دنیوی زندگی ہی کو سب کچھ سمجھتے ہیں اور جن لوگوں کا مطمح نظر محض دنیا طلبی۔ جاہ پرستی۔ جلب زر اور "بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست" ہوتا ہے وہ موت سے ڈرتے ہیں اور زندگی کو دائمی بنانے کی جدوجہد میں لگے رہتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ قرآن کریم کے اس اصل کو طاق نسیاں میں رکھے ہوتے ہیں کہ:۔

اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ یقیناً تم پر آئے گی اور اس کے بعد تم حاضر اور غائب کے جاننے والے اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پس وہ تمہیں آگاہ کرے گا تمہارے ان اعمال سے جو تم موت سے پہلے کرتے رہے ہو۔

اور پھر فرمایا:۔

اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ۔

تم جہاں کہیں بھی چلے جاؤ۔ موت یقیناً تم کو پکڑے گی خواہ تم مضبوط ترین قلعوں میں کیوں نہ ہو

پس اس ابدی حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ موت برحق اور اٹل ہے۔ اور کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ۔ کہ ہر جان کو موت کا ذائقہ بہرحال چکھنا ہے۔ گویا ؎

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج ہم کل تمہاری باری ہے

اور ؎

اے عزیزو سوچ کر دیکھو ذرا
موت سے بچتا کوئی دیکھا بھلا

لیکن دنیا میں ایسے مبارک و مقدس وجود بھی ہیں جو لقاء الٰہی کے لئے بے تاب رہتے ہیں۔ ان کے اعمال قال اللہ و قال الرسول کے تحت ہوتے ہیں۔ اور وہ زبان حال سے یہ کہتے ہیں:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ایسے راضی برضا وجود موت کو گلے لگانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اور موت ان کے لئے یہاں سوئے وہاں جاگے کا سا معاملہ ہوتا ہے۔ گویا ؎

موت اک ماندگی کا وقفہ ہے
یعنی آگے چلیں گے دم لے کر

اس ورلی دنیا میں کسی کو ثبات نہیں۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ۔

(الانبیاء: ۳۵)

ہم نے کسی انسان کو تجھ سے پہلے ہمیشہ کی زندگی نہیں دی۔ پس اگر تو فوت ہو جائے تو کیا وہ لوگ غیر طبعی عمر یعنی ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

بدنیا گر کسے پائندہ بودے
ابوالقاسم محمدؐ زندہ بودے

گو اگر یہ دنیا کسی کے لئے ہمیشہ رہنے والی ہوتی تو ہمارے پیارے نبی ابوالقاسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے زیادہ حقدار تھے کہ وہ دنیا میں ہمیشہ زندہ رہتے لیکن دنیا کا سب سے پیارا وجود اور اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ محبوب انسان کامل زندہ نہ رہے۔ جسمانی طور پر وفات پا گئے لیکن روحانی طور پر وہ زندہ و پائندہ اور قائم و دائم ہیں۔ پس یہ اٹل حقیقت ہے کہ

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ۭ وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝

(الانبیاء ۳۶)

ہر جاندار موت کو چکھنے والا ہے اور ہم تمہارے برے اور اچھے حالات سے تمہاری آزمائش کریں گے۔ اور آخر کار ہماری ہی طرف تم کو لوٹا کر لایا جائے گا۔

پس ایک مومن کے لئے لازمی ہے کہ وہ اس حیات مستعار میں ایسے کام کرے اور ایسے اعمال بجا لائے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے موجب ہوں۔ اور اسے نفس مطمئنہ حاصل ہو جائے۔ دنیاوی مال و منال جاہ و جلال فانی اور عارضی ہے۔ ساری عمر کماتے رہو۔ کھاتے رہو۔ جائداد بنا لو۔ بچے پیدا کر لو۔ عیش و آرام کر لو۔ لیکن اگر آخرت کا توشہ نہیں تو کچھ بھی نہیں اور پھر یہ بھی خیال رہے کہ اپنے اچھے اعمال و افعال پر نازاں نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ہمیں قبول کرے اور ہمارے تھوڑے سے اچھے اعمال کا اچھا بدلہ عطا فرمائے اور اپنی مغفرت کی چادر میں لے لے۔ ہمیشہ اس سے رحم طلب کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ وہی کامران ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت پر کامل ایمان و ایقان ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ۔

جس پر بھی اللہ تعالیٰ رحم فرمائے

فرماتے ہیں:۔

"یہ بڑی بات ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو۔ کسی نے نوح علیہ السلام سے دریافت کیا تھا کہ آپ تو قریب ایک ہزار سال کے دنیا میں رہ کے آئے ہیں بتلائیے کیا کچھ دیکھا۔ نوحؑ نے جواب دیا کہ یہ حال معلوم ہوا ہے جیسے ایک دروازے سے آئے اور دوسرے سے چلے گئے تو عمر کا کیا ہے لمبی ہو گئی تو کیا تھوڑی ہوئی تو کیا۔ خاتمہ بالخیر چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱۷۸)

اور یہ خاتمہ بالخیر ایک انسان کے سارے اعمال و افعال و کردار کا نقطۂ مرکزی ہونا چاہیئے۔ انسان جو کچھ بھی کرے یہ مدنظر رکھے کہ اس کے اس فعل سے اس کی عاقبت پر برا اثر تو نہ پڑے گا۔ کیونکہ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ کوئی انسان خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو آخرت کی بازپرس اور محاسبہ سے بچ جائے۔ یہ تو لازمی ہے اور ہر ایک نے اس راہ سے ہو کر گذرنا ہے۔

فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک چیز بجز خدا کے اپنی ذات میں فانی اور ہلاک ہونے سے بری نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ یعنی ہر ایک چیز معرض ہلاکت میں ہے۔ اور مرنے والی ہے۔ بجز خدا کی ذات کے کہ وہ موت سے پاک ہے۔ اور اس طرح ایک اور آیت میں فرمایا كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ یعنی ہر ایک جو زمین پر ہے آخر مرے گا۔ پس جیسا کہ خدا نے اس آیت میں کہ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ہے۔ لفظ کل کے ساتھ جو احاطہ تامہ کے لئے آتا ہے۔ ہر ایک چیز کو جو اس کے سوا ہے مخلوق میں داخل کر دیا ایسا ہی اس لفظ کل کے ساتھ اس آیت میں جو كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ہے اور نیز اس آیت میں کہ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ہے ہر ایک چیز کے لئے بجز اپنی ذات کے موت ضروری ٹھہرا دی۔"

(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۶۵)

جو لوگ دنیا کی زندگی چاہتے ہیں اور آخرت سے غافل رہتے ہیں ان کے لئے قرآن کریم میں وعید ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا ہے کہ یہ موت خیال کرو کہ دنیا کی زینت عیش و تنعم اور دولت وغیرہ تمہارا ساتھ دے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (سورہ ہود ۱۶)

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو

قبل ازیں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو کی تاریخ ۳۰ اگست ۱۹۸۰ء مقرر کی گئی تھی لیکن اس روز دفاتر تحریکِ جدید ربوہ میں تعطیل ہو گی۔

اس لئے اب جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ ۳۱ اگست ۱۹۸۰ء بروز اتوار بوقت ۸ بجے صبح ہو گا۔ امیدواران اس کے مطابق انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔

(۲) میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ اس لئے ایسے احمدی طلباء جنہوں نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے درخواست دی ہوئی ہے وہ فوری طور پر اپنے نتیجہ کی اطلاع دیں تاکہ ان کو انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بھجوائی جا سکے۔

(۳) جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم اور تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

یک روزہ سالانہ اجتماع

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کا ایک روزہ سالانہ اجتماع مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۸ بجے صبح مسجد احمدیہ شیخوپورہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع کا افتتاح محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرمائیں گے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کے قائدین سے التماس ہے کہ وہ خود بھی اور اپنی مجالس کے زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کی سعی فرما کر اجتماع کو کامیاب بنائیں۔

(قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ)

بیٹے کی سالگرہ پر خانۂ خدا کا حصہ

ایک مخلص بہن محترمہ صبیحہ حسن صاحبہ لاہور چھاؤنی سے تحریر فرماتی ہیں کہ "آج میرے بیٹے عزیز اسامہ حسن کی تیسری سالگرہ ہے۔ اس خوشی کے موقعہ کو غیر اسلامی طریق پر منانے کی بجائے خاکسار آپ کی خدمت میں -/۱۱۵ روپے کا منی آرڈر برائے تعمیر مساجد ارسال کر رہی ہوں۔"

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کی عمر اور صحت میں برکت ڈالے اور اسے اپنے والدین کے لئے ہر لحاظ سے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریکِ جدید ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ اگست میں خدام کے مطالعہ کی کتاب "جماعت سے خطاب" مقرر ہے۔ کتاب دفتر سے مل سکتی ہے۔ مطالعہ فرمائیں۔

جمع شدہ پیسے

تمام مجالس خدام الاحمدیہ سے التماس ہے کہ وہ جمع شدہ پیسے جلد از جلد روانہ فرما دیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں"۔ (ایڈیٹر)

بیاد محترم ملک مظفر احمد صاحب (مرحوم)

۲۹ اور ۳۰ مئی ۱۹۸۰ء کی شب کو میرے محسن بزرگ محترم ملک مظفر احمد صاحب سکنہ گنج مغل پورہ لاہور مشیتِ ایزدی کے تحت اس دارِ فانی سے کوچ کر کے عازمِ عالمِ جاوداں ہوئے۔

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

میں ان دنوں ربوہ سے باہر تھا اپنے اس محسن بزرگ کی نماز جنازہ پڑھنے سے بھی محروم رہا ان کے صاحبزادے مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید جو لاہور میں اپنی دینی خدمات کے باعث بڑے مصروف ہیں سے عقد الملاقات علم ہوا یہ المناک خبر سن کر دل کو بے حد صدمہ ہوا اور مرحوم کی کئی خوبیاں یاد آنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے آمین۔

پہلی خوبی تو یہ یاد آئی کہ مرحوم دین کی خدمت کرنے والوں سے غیر معمولی محبت رکھتے تھے اور ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ ان کا میرے دفتر میں تشریف لانا اور کمال محبت و احترام سے پیش آنا مجھے کبھی نہیں بھول سکتا۔ ایک گلاس پانی بھی پیش کیا جاتا تو اسے تبرک سمجھ کر بڑی عقیدت سے اس کو نوش فرماتے۔ میں سمجھتا ہوں ان کی یہ خوبی ایسی تھی کہ جماعت میں اگر اس کی رو چل جائے یعنی ہر احمدی خدام دین کی دل سے قدر کرے اور ان کو محبت و احترام سے دیکھے تو سلسلہ کو پہلے سے کہیں زیادہ خدام دین اور واقفین زندگی میسر آئیں۔

ان کی دوسری خوبی جو مجھے یاد آئی انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ تھا۔ تحریکِ جدید کے وہ معاونین خصوصی یعنی کم از کم ایک ہزار روپیہ دینے والوں کی صف میں تھے۔ شاید یہ جذبہ بھی ان کی پہلی خوبی جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے کا ہی نتیجہ تھا انہیں مبلغین کرام کی ضروریات اور تبلیغی تقاضوں کا زیادہ خیال رہتا تھا۔ جو تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں وہ بفضلِ خدا ہر سال بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ غرض مرحوم کی خوبیاں ایک ایک کر کے سامنے آنے لگیں اور ان کی اولاد کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکلیں اور انشاء اللہ نکلتی رہیں گی یہ چند سطور بھی ان کے لئے دعاؤں کا موقعہ پیدا کرنے کے لئے سپرد قلم کی ہیں۔

سب بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

(شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریکِ جدید ربوہ)

موت سے کس کو رستگاری ہے بقیہ صفحہ

جو لوگ اس دنیا کی زندگی کے سامان اور اس کی زینت کو اپنا مقصود بنائیں گے انہیں ہم ان کے اعمال کے پھل اسی زندگی میں پورے پورے دیں گے اور انہیں اس میں سے کم نہیں دیا جائیگا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کی آگ کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا اور جو کچھ انہوں نے اس دنیا کی زندگی کی خاطر کیا ہوگا وہ اس میں بالکل بے سود ہو جائے گا اور جو کچھ وہ کرتے ہوں گے وہ تباہ ہو جائے گا۔

پس ؎

اے دوستو بیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زادِ راہ لے لو کچھ کام میں گذارو

اور حقیقت تو یہ ہے کہ دنیا نے کسی سے وفا نہیں کی اور نہ ہی دنیوی کاروبار ختم ہوتے ہیں ؎

کارِ دنیا کے تمام نہ کرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

(۱۵)

مکرم	قاضی طاہر احمد صاحب	راجگڑھ لاہور	۲۰/-	روپے
"	میاں احمد سعید صاحب بلا تفصیل	" "	۵۰/-	"
		سول لائن "	۴۵۵/-	"
"	ملک محمد انور صاحب	شمالی چھاؤنی "	۱۰/-	"
"	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	ماڈل ٹاؤن "	۳۰/-	"
"	" عبدالحمید صاحب	" "	۴۰/-	"
"	مولوی عطاء الرحمٰن صاحب	" "	۵۰/-	"
"	سعید احمد میاں صاحب	" "	۱۰/-	"
"	سید ارشاد علی صاحب	" "	۲۰/-	"
"	میاں عبدالسمیع صاحب	مغلپورہ "	۱۰/-	"
مکرمہ	تنویر زوجہ رانا محمد اقبال صاحب	" "	۱۰۰/-	"
مکرم	محمد سلیمان خان صاحب	" "	۲۵/-	"
"	انوار احمد کھوکھر صاحب	" "	۱۰/-	"

درخواست ہائے دُعا

میرا چھوٹا بھائی منور احمد ناصر اس وقت مغربی جرمنی کے شہر ازمانینگ کے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس وقت بیماری کا حملہ دل پر ہے اور ۲۴ جولائی کو ڈاکٹروں نے قریباً ایک لیٹر دل سے پانی نکالا ہے اور ابھی تک ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق پانی ختم نہیں ہوا تھا جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ عزیز موصوف انتہائی مخلص اور احمدیت کی ہر تحریک میں شامل ہے۔ دعا کی درخواست ہے

(چوہدری منظور احمد ولد چوہدری محمد خان صاحب گولیکی ضلع گجرات)

(۲) مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب میڈیکل پریکٹیشنر حلقہ صویا سنگھ ضلع سیالکوٹ چندہ مساجد بھجواتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"یہ رقم اپنے والد حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی طرف سے ایصال ثواب کی خاطر تعمیر مساجد کے فنڈ میں بھیج رہا ہوں۔" اللہ تعالیٰ اس مخلص دوست کے والد مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور جنت النعیم کی ہر قسم کی نعمتوں سے نوازے۔ آمین

(۳) مکرم سلیم احمد صاحب شاہد محلہ دارالنصر وسطی ربوہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"میرے بھائی مکرم حمید احمد صاحب جو ابوظہبی میں مقیم ہیں ان کی آنکھ پر چوٹ آگئی تھی جس کی وجہ سے نظر میں کمی آگئی تھی ان کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔"

قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم حمید احمد صاحب کی آنکھ کی بینائی کو بحال فرما کر اپریشن کی ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے آمین۔

(۴) تحریک جدید کے ایک مجاہد مکرم محترم محمد یار صاحب بلوچ از سمندری جنہوں نے تا زندگی ہزار روپیہ سالانہ ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے قارئین کرام سے دعاؤں کے متمنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور پہلے سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(وکیل المال اوّل
تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے برادر نسبتی چوہدری سعید الدین صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب نمبردار آف گھوکھوالی ۳ اگست ۱۹۸۰ء صبح دس بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے کلاب دیوی ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون،

نماز جنازہ شام سات بجے فیصل آباد میں پڑھی گئی۔ اور گیارہ بجے شب تدفین ربوہ میں دفن کیا گیا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(عبدالمجید عارف آفیسر ریٹائرڈ دارالرحمت غربی ربوہ)

"ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے"

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں،

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی کے لئے مقالے بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی سے بڑھا کر ۱۵ اگست کر دی گئی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ اطفال و ناصرات اس میں حصہ لے سکیں۔

مقالہ کا عنوان "حضرت عمر فاروقؓ" ہے۔ مقالہ زیادہ سے زیادہ سات فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والوں کو بالترتیب دو سو، ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے نقد بطور انعام دیا جائے گا۔

(سیکرٹری اشاعت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنہ کے مقابلہ دینی معلومات کا نصاب،

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۷، ۸، ۹ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع کے موقع پر تقریری مقابلوں کے علاوہ ایک مقابلہ دینی معلومات کا بھی ہوگا۔ جس کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

اس مقابلہ میں ہر لڑکی سے چار سوالات کئے جائیں گے یہ سوالات کتابچہ "دینی معلومات" شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ مرکزیہ کی طرف سے دوران سال زیر مطالعہ رکھی جانے والی کتب میں سے کئے جائیں گے ان کتب کے نام درج ذیل ہیں۔

نشان آسمانی، لیکچر لاہور، راز حقیقت، لیکچر سیالکوٹ، ضرورت الامام، فتح اسلام، پیغام صلح، توضیح مرام، رسالہ الوصیت، دافع البلاء۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ ربوہ)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ جولائی ۱۹۸۰ء

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہ جولائی ۱۹۸۰ء کا تشحیذ الاذہان مورخہ ۳۱ جولائی کو پوسٹ کیا گیا ہے۔

جن خریداران کو پندرہ اگست تک نہ ملے وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرانہ و عید فنڈ

احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ وخیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ وخیرات کی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے حضور قرب اور حصول فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مومن۔ مرد۔ عورت۔ حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلّہ یعنی اندازاً ۳ سیر گندم ہے۔ جو نقدی کی صورت میں ۳/۷۵ روپے (تین روپے پچھتر پیسے) فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے۔ عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔

فطرانہ کی رقم کا ۱/۲ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظام سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی۔ بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

۲۔ فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے۔ عید فنڈ بانی سلسلہ احمدیہ کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکی ہیں۔ اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالےٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہاء ترقیوں کا موجب بنائے آمین

نوٹ:۔ ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ حسب سابق فطرانہ کا ۱/۲ حصہ دفتر خزانہ میں جمع کروا دیں۔ باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

ضروری اعلان

برائے وظائف حقوق طلباء

۱۔ جیسا کہ الفضل مورخہ ۵ جولائی ۱۹۸۰ء میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ سکول میں پڑھنے والے بعض طلباء یا ان کے والدین کی طرف سے وظائف ادائیگی حقوق کے سلسلہ میں بہت غلط رنگ میں درخواستیں بھجوائی جا رہی ہیں۔

یہ وظائف والدین کی مالی امداد کے لئے ہرگز نہیں ہیں۔ بلکہ صرف ان لازمی لابدی تعلیمی اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ہیں۔ جو والدین برداشت کر ہی نہیں سکتے۔ اور ان طلباء کے لئے ہیں جو قواعد کے تحت حقدار ہوں

بعض امراء کرام و صدر صاحبان جماعت ایسی جماعتوں کی تصدیق کر کے بھجوا رہے ہیں۔ جن میں بچوں کے خوراک و لباس کے اخراجات کو تعلیمی اخراجات شمار کیا گیا ہے۔ جبکہ بچے والدین کے ساتھ ہی رہ رہے ہیں۔

جو بچے سکولوں میں پڑھ رہے ہیں اور والدین اس سے قبل ان کے اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔ انہیں لازماً یہ اخراجات برداشت کرنے چاہئیں۔

افراد کی طرف سے وظائف ادائیگی حقوق کا مطالبہ ان قواعد کے تحت ہی ہونا چاہیئے۔ جو مطبوعہ درخواست فارم پر درج ہیں۔

۲۔ ہر احمدی بچہ میٹرک تک اور ہر احمدی بچی مڈل تک ضرور تعلیم حاصل کرے۔ یہ معاملہ افراد سے نہیں بلکہ خالص طور پر امراء کرام / صدر صاحبان جماعت سے تعلق رکھتا ہے۔ کہ وہ جہاں دیکھیں کہ کوئی احمدی بچہ یا بچی کی تعلیم میں کوئی روک پیدا ہو رہی ہے۔ تو وہ اپنے سیکرٹری تعلیم اور تعلیمی کمیٹی کے ذریعہ مقامی طور پر اس روک کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور اگر اس سلسلہ میں کسی مرکزی امداد کی ضرورت ہے تو اس کے متعلق مرکز میں رپورٹ جماعت متعلقہ کی طرف سے آنی چاہیئے نہ کہ افراد کی طرف سے

افراد کے لئے لازمی ہے کہ وہ درخواست فارم میں مندرجہ قواعد کے تحت ہی درخواستیں بھجوائیں۔

امراء کرام / صدر صاحبان جماعت تصدیق کرتے وقت ان امور کا خیال رکھیں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

اخبار احمدیہ۔ بقیہ صفحہ اول۔

کی بینائی محض اپنے کرم سے واپس لائے۔

منور احمد کو برائے مزید علاج جنیوا بھیجا گیا ہے۔"

ـــ میرے والد صاحب کو سترہ تاریخ کو بلڈ پریشر کا حملہ ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے بائیں طرف کچھ اثر پڑا۔ لیکن اب کچھ طبیعت ٹھیک ہے۔ اور علاج ہو رہا ہے۔ احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

سید حسن طاہر بخاری

"جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے آسمان پر عزت پائیں گے"

اللہ تعالےٰ کے فضل سے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں جامع مسجد احمدیہ جنیوا میں عصر کی نماز کے بعد مکرم جمیل الرحمٰن صاحب درس تفسیر صغیر کا دے رہے ہیں۔ اسی طرح صبح ۷ بجے لجنہ اماء اللہ جنیوا کے زیر انتظام صدر صاحبہ لجنہ کے مکان پر تفسیر صغیر کا درس ممبرات لجنہ دے رہی ہیں۔ اور عشاء کے بعد مکرم حافظ مبارک علی صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس مبارک مہینہ کی رحمتوں اور برکتوں سے فائز کرے۔ سردار عبد القادر سیکرٹری اصلاح وارشاد جنیوا

آب حیات بورنگ ورکس

موٹر پمپ و نلکے

لگوانے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

مشتاق احمد

رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

دانتوں اور مسوڑھوں کی ادویات

اینٹی پائیوریا (ANTI PYORRHEA) مسوڑھے نرم، کمزور اور ان سے خون اور پیپ آئے۔ قیمت -/۱۵ روپے

اینٹی کیریز (ANTI CARIES) دانت بدرنگ، سیاہ اور بھربھرے ہوں اور اکثر درد رہتا ہو۔ قیمت -/۱۵ روپے

پائیوریا منجن (PYORRHEA POWDER) مسوڑھوں سے خون یا پیپ آئے۔ پانی ٹھنڈا یا گرم محسوس ہو۔ قیمت -/۵ روپے

ٹوتھ کیور۔ (TOOTH CURE) دانت کے شدید درد میں فوری آرام کے لئے -/۲

کیو ڈینٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

(حکیم نظام جان مرحوم والا)

گوجرانوالہ ربوہ

چوک گھنٹہ گھر ○ بالمقابل ایوان محمود